Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یکم و جمعرات

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۱ رجب ۱۴۰۰ھ ؛ ۵ احسان ۱۳۵۹ہش ؛ ۵ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۲۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خنزیر کا گوشت حیا کی قوت کو کم کرتا اور دیوثی کو بڑھاتا ہے

اس وجہ سے اس کو حرام کیا گیا ہے کیونکہ غذاؤں کا اثر انسان کی روح پر ضرور ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ (المائدہ-۴)

ترجمہ: تم پر مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت حرام کیا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"..... خنزیر جو حرام کیا گیا ہے خدا نے ابتدا سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور ازیر سے مرکب ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں ..... اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے اور قانونِ قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بدجانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے۔ اور دیوثی کو بڑھاتا ہے اور مُردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مُردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے۔ اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے۔ جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا یہ تمام جانور درحقیقت مُردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مُردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ بوجہ مرطوب ہونے کے بہت جلد گندہ ہوگا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا۔ اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں مر کر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔"

(تفسیر سورۃ المائدہ ص۴ و ۵)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۴ احسان / جون سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے متعلق ۳ احسان کی آمدہ اطلاع کے متعلق

حضور کی صحت ویسی ہی ہے

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے اور محبوب امام کو جلد از جلد مکمل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے اعلیٰ مقاصد میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین

-- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ویسی ہی ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے۔

-- مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ انچارج کینیا نے اطلاع دی ہے کہ نیروبی کے جنرل مکرم عثمان گاگوریا صاحب دو ماہ سے گردہ میں نقص کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

فوری اطلاع دیں

راجہ خورشید احمد صاحب نیر مربی سلسلہ مظفر آباد جہاں کہیں ہوں فوراً نظارت ہذا میں پہنچ کر رپورٹ کریں۔ ناظر اصلاح و ارشاد

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ میں فرمایا:-

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑیگا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہونی چاہیئے جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔" (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ر رجب ۱۴۰۰ھ
۵ر احسان ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کے لئے لمحۂ فکریہ ۔!

ہمارے پیارے اور واجب الاطاعت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد کی مسجد میں ۳۰ر مئی ۱۹۸۰ء کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے جو ارشاد فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہماری جماعت کے ہر شخص کو جھنجھوڑ کر رکھ دے اور اسے پڑھ کر عہدیدار امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ سمیت تمام عہدیداروں کی رات کی نیندیں حرام ہو جانی چاہئیں۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اس وقت تک چین سے ہرگز نہیں بیٹھنا چاہیئے جب تک کہ ہم حضور کے ارشادات پر عمل درآمد کے بارے میں حضور کی ناراضگی کو دور نہیں کر دیتے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میرا اندازہ ہے کہ اس تعلیمی منصوبہ پر عمل پیرا ہونے میں جماعت ہائے احمدیہ کو جتنی کوشش کرنی چاہیئے تھی انہوں نے اس کا دسواں حصہ کوشش بھی نہیں کی ہے۔ میرے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پڑھنے والے بچے ہیں جبکہ اب تک بچوں کی طرف سے اندازاً دس پندرہ ہزار خطوط موصول ہوئے ہیں۔"

(الفضل ۳ر جون ۱۹۸۰ء)

احباب جماعت کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا جان و دل سے پیارا امام ہمارے لئے دن رات دعائیں کرنے والا ہمارا پیارا آقا ہمارے دکھوں پر تڑپنے والا خلیفۃ المسیح ہم کو یہ بتا رہا ہے کہ ان کے ارشادات پر ½ حصہ بھی ہم عمل نہیں کر سکے۔ کیا یہ جملہ اور یہ ارشاد تمام احباب جماعت کی گہری سوچ شدید فکر اور تشویش کا سبب نہیں بن جانا چاہیئے۔ کیا ہم بھول گئے کہ یہ تعلیمی منصوبہ ہمارے امام نے ہمارے لئے کس وجہ سے شروع کیا ہے۔ حضور نے مجلس مشاورت میں خطاب فرماتے ہوئے کہا تھا:۔

"اگر آپ کوشش کر کے جماعت کے سارے بچوں کو میٹرک کرا دیں تو آپ کی دنیا میں بھی انقلاب عظیم پیدا ہو گا۔" (الفضل ۱۲ر اپریل ۱۹۸۰ء)

یہ ایک انقلاب کی آواز تھی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوئی۔ گویا کہ ایک نئی زندگی کی نوید تھی جو کہ ہمارے آسمانی آقا نے ہم کو دی۔ ہمیں چاہیئے تو یہ تھا کہ اس خوشخبری کے ملنے پر ہم خوشی سے اچھلتے اور دن رات تن من دھن اس کی بجا آوری میں لگا دیتے۔ مگر حضور کے نزدیک ہماری کارکردگی صفر ہے اور ابھی ہم ½ حصہ کاوش بھی نہیں کر سکے۔

یہ تعلیمی منصوبہ جس کا اعلان حضور نے فرمایا ہے کوئی معمولی منصوبہ نہیں ہے۔ حضور نے اسلام آباد میں دیئے گئے خطبہ میں اس کے بارے میں مزید فرمایا کہ:۔

"تعلیمی منصوبہ کے ضمن میں میں نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ جماعتی زندگی کے لحاظ سے معمولی باتیں نہیں ہیں۔ اسلام کے موعودہ غلبہ میں ان چیزوں کا بڑا حصہ ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"عمل اور جدوجہد کا تعلق مقصد سے ہے۔ مقصد جتنا بلند ہو گا اس کے لئے عمل اور جدوجہد بھی اتنی ہی زیادہ کرنی ہو گی۔ جیسے زمین سے آسمانوں کی رفعت میں جا کر اپنے رب کا پیار حاصل کرنا ہو۔ اس کے لئے تو بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۳ر جون ۱۹۸۰ء)

کیا ہم حضور کے تعلیمی منصوبہ پر عمل کرنے میں پوری سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ کیا ہم گھر گھر جا کر تفسیر صغیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہنچا رہے ہیں۔ کیا ہمارے ہر بچے نے حضور کو اپنے امتحان کے نتیجے کی اطلاع دی ہے۔ کیا پہلی جماعت سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک ہر بچے نے حضور کو خط لکھ دیا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ سوال خود سے کرنا چاہیئے۔ ہر عہدیدار کو خود سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ اس نے اس مقصد کے لئے اب تک کیا کیا ہے۔ تفسیر قرآنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر گھر پہنچانا کتنا ضروری ہے۔ کیا یہ بات ہمارے دلوں اور ذہنوں کی گہرائیوں میں راسخ ہے۔ کیا حضور کا یہ ارشاد ہمارے حرزِ جان ہے کہ:۔

"یہ علوم کے خزانے ان کے گھروں میں پہنچنے چاہئیں۔ ہم ان کے گھروں کو نور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے بھرنا چاہتے ہیں۔ یہ کتب وہاں ہونی چاہئیں"۔

پھر فرمایا:۔

"ہمیں تو کتابیں پڑھنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ خصوصاً وہ کتب جو ہماری جان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھ کے اگر ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل نہیں کرنا تو زندہ رہ کے کیا کرنا ہے۔"

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۸۰ء)

خدا کرے کہ ہم حضور کے ارشادات پر پوری طرح صدق دل سے اخلاص سے اور کمال اطاعت سے عمل کرنے والے ہوں تاکہ ہم حضور کی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین ؂

بی بی سلام تجھ پہ خدا کا سلام ہو

بی بی سلام تجھ پہ خدا کا سلام ہو
تیرا شفیع حضرتِ خیر الانامؐ ہو

کوثر سے تجھ کو ملتے رہیں شربتوں کے جام
ہر ایک جام مشکِ ختن کا ختام ہو

تجھ کو خدا کا پیار ملے روز و شب وہاں
تیری زباں پہ دائم خدا کا کلام ہو

خوش آمدید کہہ دیں جنت کی ساکنات
نصرت جہاںؓ کے قرب میں تیرا مقام ہو

جنت کے سب فرشتے کہیں تجھ کو مرحبا
رحمت کے سائے میں ترا دائم قیام ہو

حامی ہمیشہ حضرتِ محمودؓ ہو ترا
اللہ! ان کی روح پہ دائم سلام ہو

سایہ فگن ہو تجھ پہ سدا انبیاء کا چاند
روشن ہر اک صبح ہو پُر نور شام ہو

(عبدالرحیم راٹھور۔ دفتر وقف جدید ربوہ)

آخری قسط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ

(۶)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ اس زمانہ میں مقدر ہے۔ چنانچہ ۵۰۰ برس عیسائی حکومت کے بعد دوبارہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہسپانیہ میں حقیقی اسلام پہنچا۔ ہسپانیہ جو ۸۰۰ برس تک اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکا تھا۔ عیسائی حکمران فرڈیننڈ کے حکم سے کوئی مسلمان بھی اس سپین میں نہ رہا تھا۔ بقول آرنلڈ پانچ لاکھ مسلمان آدمی ملک سے نکال دیئے اور تمام ملک عیسائیت کی آغوش میں آگیا۔

الٰہی تقدیر کے مطابق احمدیت نے ہسپانیہ میں اسلامی عظمت رفتہ اور سطوت پارینہ کو قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ۱۹۳۶ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین پہنچ کر احمدیت کا بیج بونے میں کامیاب ہو گئے۔ دو آدمیوں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد سپین کے اندرونی حالات خراب ہونے کے باعث مکرم ملک صاحب موصوف لندن تشریف لے گئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۹۴۴ء میں سپین میں دوبارہ اسلامی جھنڈا لہرانے کے عزم صمیم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

اس اعلان کے دو ماہ بعد مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی سپین کے احمدیہ مشن کے احیاء کے لئے لندن سے روانہ ہوئے اور میڈرڈ پہنچے۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک زبردست بیان دیا اور سپین کو اسلام کے زیر نگین کرنے کے عہد کی تجدید کی۔

ادھر احمدی مجاہدین کو ابتداء میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑا پھر عیسائیت سے علمی محاذ پر مقابلہ ہوا اور اسے شکست ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں ایک روسی زبان کے علاوہ دو ہسپانوی باشندوں نے اسلام قبول کیا۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں بے مالی مشکلات کے پیش نظر احمدیہ مشن سپین بند کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا تو مولوی کرم الٰہی صاحب نے خود ذرائع آمد پیدا کر کے اس مشن کو چلانے کا بیڑا اٹھایا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوازدہم صفحہ ۴۲-۴۳)

چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے "اسلام کا اقتصادی نظام" (لیکچر حضرت مصلح موعودؓ) اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا جس کا خاصا خواہ تبلیغی اثر ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۴۲)

اس کے علاوہ سپین کے مختلف مشہور شہروں میں (علاوہ میڈرڈ) مولوی صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں کئی لوگ مسلمان ہوئے اور آپ نے ان کی تربیت و تعلیم کا کام شروع کیا۔ اسی اثنا میں گورنمنٹ سپین کی طرف سے فرڈیننڈ کی طرح ایک بار پھر اسلام کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی۔ جس کے ردّ عمل کے طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے زبردست احتجاج کیا۔ جماعت نے احتجاجی خطوط سفارت خانوں کو لکھے اور مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) کے مسلم پریس نے بھی احتجاج کا حق ادا کیا۔

اشاعت اسلام پر اس پابندی کے باوجود جماعت احمدیہ کے اس مجاہد نے خلافت ثانیہ کے اختتام تک اسلامی لٹریچر کی اشاعت، پرائیویٹ ملاقاتوں، تقاریب و اجتماعات میں شرکت، تبلیغی خطوط اور تبلیغی سفروں کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام جاری رکھا۔ اس دوران محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی سپین کے احمدیہ مشن میں تشریف لا کر قیام فرمایا۔

خلافت ثالثہ میں یہ تبلیغی مہم ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ چنانچہ ابتدائی چار پانچ سالوں میں ملک کی نامور شخصیتوں کے نام لٹریچر پہنچایا گیا۔ جس پر سربراہ مملکت جنرل فرانکو کے نام تبلیغی خط بھی شامل ہے۔

۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ کے دورہ کے اختتام پر سپین کا سات روزہ دورہ فرمایا جو آئندہ اسلامی اندلس میں یادگار رہے گا۔ اس دورہ میں حضور میڈرڈ، قرطبہ، غرناطہ اور طلیطلہ تشریف لے گئے۔ حضور نے ان ایام میں شوکت اسلام کے لئے پرسوز دعائیں کیں اور آسمانی بشارات حاصل کیں۔

اب ہسپانیہ میں جماعت احمدیہ کا مشن رجسٹر ہو چکا ہے اور جون ۱۹۷۱ء تک ۲۹ افراد نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے ساتھ مکرم اقبال احمد صاحب نجم کو میڈرڈ میں کام کرنے کا موقع ملا اور آج کل مکرم عبد الستار خان صاحب خوشابی بطور مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں۔ حال ہی میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو قرطبہ میں مشن کھولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اسی طرح اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین میں مذہبی تبلیغ پر پابندی بھی ہٹا دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مشن کی مساعی میں برکت ڈال رہا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

ہسپانیہ کے احمدیہ مشن کی تبلیغی سرگرمیاں صرف سپین تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے علاقوں میں بھی میڈرڈ سے اسلامی لٹریچر سربراہ کردہ افراد کو بھجوایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں شمالی افریقہ اور ریباس میں دو تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کے دورہ کا نہایت اچھا اثر ہوا جس کا تذکرہ میڈرڈ کے مشہور اخبار میں "اسلام کے ایک شہزادے کا میڈرڈ میں ورود مسعود" کی جلی سرخی سے کیا گیا۔

حضور نے سپین سے واپسی پر سپین کے متعلق ایک خاص سکیم کے لئے تحریک دعائے خاص فرمائی۔ فرمایا:-

"سپین کے متعلق ایک اور کوشش کر رہا ہوں..... اس کے لئے بڑی کثرت سے دعا کریں..... جس مقصد کے لئے میں سپین گیا تھا..... اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہمارا کام کر دے..... پھر وہ دن ہماری امت مسلمہ کے لئے بڑی خوشی کا دن ہوگا"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲، صفحہ ۴۴)

اس عظیم الشان خوشی کی ایک نوید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر دیتے ہوئے فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بطور خاص پیلین کے مشن اور مبلغین کا ذکر فرماتے ہوئے وہاں مسجد کی تعمیر کا ذکر فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کی خاص توجہ بھی اس مشن پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب ہسپانیہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا گہوارہ بن جائے۔

بالآخر اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے پیلین سے متعلق پر شوکت الفاظ پر ختم کرتا ہوں جو انہوں نے ارشاد فرمایا:-

○

بلکہ اپنے حلقہ احباب میں دوسروں کو بھی اس الٰہی سلسلہ سے وابستہ کرنے کی پوری پوری سعی کرتے رہیں گے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

صاحب دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

بالآخر سب احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ نہ صرف ارض بلال رضی اللہ عنہ کے اس علاقہ میں اسلام کی سرسبزی و شادابی واپس لوٹ آئے بلکہ سارا کرۂ ارض شجر اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں تلے حقیقی امن و سکون پا کر اخروی نجات کا وارث بن جائے۔

(آمین ثم آمین!)

○

مطالعہ کتب

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے۔ خدام سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ ربوہ

ایک یادگار تقریب

مکرم چوہدری محمد علی صاحب سائیکل ٹیچر نصرت جہاں سکول سانوسے لائبیریا

خدائی وعدوں کے عین مطابق اکناف عالم میں سلسلہ احمدیہ کے خداداد اثر و نفوذ کے نتیجہ میں صدیوں سے دبی ہوئی اور پسماندہ اقوام خصوصاً مسلمانوں میں علمی اور روحانی زندگی کے آثار پیدا ہوتے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جمہوریہ لائبیریا کا ایک دور افتادہ گاؤں "سان ورے" اس کی زندہ مثال ہے جو دارالحکومت منروویا سے ایک سو میل دور اور رسل و رسائل کے مروجہ ذرائع اور جدید سہولتوں سے بڑی حد تک آج بھی تہی ہے جہاں آج سے سات سال قبل کوئی ہائی سکول، ہسپتال اور آمد و رفت کے لئے باقاعدہ سڑک تک نہ تھی لیکن اب ہمارے سکول کے قیام کے بعد خدا کے فضل اور احمدیت کی برکت سے صورت حال رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے اور اس کا ایک اہم ثبوت یہاں کی تاریخ میں پہلی بار دو مسلمان نوجوانوں نے یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے بہم پہنچایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

چنانچہ سانوسے کے ہر دو اولین سائنس گریجویٹس کے اعزاز میں سانوسے کے سب مسلمانوں کی طرف سے ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ جناب جوباکیٹا (JUBAH KEITA) اور جناب ڈوانا کوئے (DWANA-KOUYTE) نے دسمبر ۱۹۷۹ء میں علی الترتیب کننگٹن کالج اور یونیورسٹی آف لائبیریا سے بی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ سانوسے کے مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑی خوشی کا موقع تھا کیونکہ ہر دو گریجویٹ نوجوان مسلمان خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس خوشی کا اظہار ایک دعوت عام کے ذریعہ سے کیا۔ جس میں شرکت کے لئے جناب بلائیڈن لینی (BLYDEN RENNIE) کمشنر سانوسے ڈسٹرکٹ جناب سومولی (Sumolele) پیرامونٹ چیف کے علاوہ سانوسے کے ہر چھوٹے بڑے کو دعوت دی گئی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۵ مارچ ۱۹۸۰ء کی شام کو نصرت جہاں ہائی سکول سانوسے میں تقریباً دو صد افراد نے نہایت دلچسپی سے تقریب کے سارے پروگرام میں شمولیت کے بعد دعوت طعام میں شرکت کی۔

اس پروگرام کا آغاز مکرم برادرم سردار رفیق احمد صاحب ایم اے پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول سانوسے نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جس کے لئے سورۃ رعد کی آیت سترہ اور اٹھارہ کا خاص طور پر انتخاب کیا گیا تھا۔ جو خدائے واحد کی عظمت شان۔ حکمتوں اور بے انتہا قدرتوں کے پر اثر تذکرہ پر مشتمل ہیں۔ جن کا انگریزی اور پھر مقامی زبان پیلے (KPELE) میں بھی ترجمہ پیش کیا گیا۔ پھر برادرم سردار صاحب موصوف نے قرآن مجید کی فضیلت اور حقیقتاً کلام اللہ ہونے پر یہ دلیل پیش کی کہ قدرت خداوندی کے نزدیک جملہ مذہبی کتب میں سے صرف یہ عالی رتبہ کتاب ہی اس لائق ٹھہری کہ لاکھوں مسلمان حفاظ کے سینوں میں محفوظ رہے بفضل ایزدی جماعت احمدیہ کے امام حضرت میرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی حافظ قرآن ہیں۔ پس اس مقدس کتاب کو اپنانے میں ہی انسانیت کی فلاح مضمر ہے اور ضرورت ہے کہ ہم سب اسے حرز جان بنا کر دنیوی و اخروی انعامات کے وارث بن جائیں آمین!

محترم سردار صاحب کے مختصر خطاب کے بعد ہر دو گریجویٹ نوجوانوں نے تعلیمی میدان میں اپنی کوششوں کی تفصیل اور کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ان دوستوں اور رشتہ داروں کا شکریہ ادا کیا جو مختلف رنگوں میں دوران تعلیم ان کی مدد کرتے رہے۔ شکریہ ادا کرتے ہوئے جب جذبات سے لبریز ہو جاتے تو اپنے مذکورہ عزیز کو دوران تقریر ہی پاس بلا کر کھڑا کر لیتے۔ ہر دو نوجوانوں نے بار بار اس دور دراز علاقہ میں جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات پر اظہار تشکر کیا۔ نیز مملکت خداداد پاکستان کے لئے بھی جذبات ممنونیت پیش کئے جس کی خاک سے وہ مخلص خادمان دین اور واقفین زندگی اساتذہ اٹھے جنہوں نے اپنے امام کے ادنیٰ اشارہ پر راحت و آرام تج کر۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اہل افریقہ کی پرخلوص خدمت کو اپنی زندگیوں کا شعار بنا لیا۔

علاقہ کے ان دو قابل فخر فرزندان کی تقاریر کے بعد سانوسے ڈسٹرکٹ کے احمدی مسلم چیف جناب ابوبکر بنگالی صاحب نے جماعت احمدیہ لائبیریا کے امیر و مشنری انچارج مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد کی طرف سے یہ تین قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دینی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا اور دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے یہ دونوں عزیز عام تعلیمی اداروں کے غیر اسلامی ماحول کے ایک حد تک متاثر ہونے کے باوجود اب پورے شرح صدر کے ساتھ حقیقی اسلام کی طرف واپس آ جائیں۔ بعد ازاں ہمارے احمدی بھائی جناب ڈوانا صاحب نے دعا کرائی اور پھر سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

دعوت کے اختتام پر برادرم سردار رفیق احمد صاحب نے دونوں گریجویٹس کو دعویٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی صداقت کے دلائل سے اختصاراً آگاہ کیا۔ مگر ان کے چہروں سے دلی کیفیت عیاں تھی کہ قبول حق کے لئے انہیں کسی مزید دلیل کی احتیاج نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت نہایت وارفتگی کے عالم میں آمنا و صدقنا کہتے ہوئے اپنے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوانے جماعت کے لئے بیعت فارم پر کر دیئے۔ نیز وعدہ کیا کہ وہ نہ صرف خود قرآن پاک اور کتب دینیہ کا مطالعہ کریں گے۔ بلکہ (باقی کالم ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۸ سال پہلے، ۵ جون ۱۹۳۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کوششوں سے کشمیر کے ۳۵ سرکردہ لیڈروں کی رہائی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے امام جماعت احمدیہ کی اہلِ کشمیر کے لئے نمایاں خدمات

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اہلِ کشمیر کو ان کے حقوق کی ادائیگی کے لئے جو نمایاں خدمات انجام دیں وہ تاریخ کشمیر کا ایک روشن اور ناقابل فراموش باب ہیں۔ یہ خدمات ایک ایسے شخص نے انجام دیں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں "سخت ذہین و فہیم" قرار دیتے ہوئے بتایا تھا کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ حضرت مصلح موعودؓ کی ذات مبارک میں جس خوبی اور شان سے پورے ہوئے وہ دلوں میں گرمی اور ایمانوں میں تازگی پیدا ہونے کا موجب بنتے ہیں۔

۱۹۳۲ء کا سال کشمیر کی تاریخ میں ڈوگرہ حکومت کے ظلم و استبداد اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس ظلم کے خلاف دلیرانہ اور کامیاب مدافعت کا سال ہے۔ اس سال بعض ناسمجھ لوگوں کی انگیخت پر اور مسلمان نمائندوں اور مسلم لیڈروں کے مشورہ کے بغیر بعض لوگوں نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی اور مالیہ ادا نہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ تحریک اس وقت سیاسی فضا کے لحاظ سے بالکل غلط اور نامناسب تھی چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور دوسرے نامور لیڈر گرفتار کر لئے گئے اور جگہ جگہ مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ مفتی ضیاء الدین کو جلاوطن کر دیا گیا۔

ان اصحاب کو ۲۷ جنوری ۱۹۳۲ء کو گرفتار کیا گیا۔ یہ اطلاع قادیان پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فوراً مہاراجہ کشمیر کو تار دیا کہ:۔

"اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر عبداللہ کو سرینگر میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ صرف وہی ایسا آدمی تھا جس کے مشورے ریاست میں قیام امن کا موجب رہے ہیں۔ اور اس کی گرفتاری سے واضح ہوتا ہے کہ ریاستی حکام امن کے خواہشمند نہیں ہیں۔ بلکہ بدامنی چاہتے ہیں۔

انگریز وائسرائے کو انتباہ

اس کے ساتھ ہی حضور نے وائسرائے ہند کو بھی تار بھیجا جس میں حکومت کشمیر کے اس اقدام کو ریاست میں فتنہ انگیزی کی کوشش قرار دیا اور شیر کشمیر سمیت دیگر تمام لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا اور وائسرائے ہند سے صورت حال میں فوری مداخلت کی اپیل کی مگر اس کے ساتھ ہی حضور نے پوری دلیری اور جرأت کے ساتھ انگریز وائسرائے کو بتایا کہ:۔

"اگر پورا کیس لینے کے لئے اس میں مداخلت ممکن نہ ہو تو مہربانی فرما کر مجھے اطلاع کرا دیں تا میں مسلمانانِ کشمیر کو اطلاع دے سکوں کہ اب ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ یا تو جدوجہد میں ہی اپنے آپ کو فنا کر دیں اور یا دائمی غلامی پر رضامند ہو جائیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۵۵۹)

تاریخ احمدیت جلد ششم کے صفحہ ۵۵۵ سے صفحہ ۵۶۹ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اس تاریخی جدوجہد کی تفاصیل بیان کی ہیں جو کہ حضرت المصلح الموعودؓ نے ان کشمیری لیڈروں کی رہائی کے لئے کیں۔

چنانچہ ریاست کشمیر کا مقابلہ کرنے کے لئے حضور نے نیا پروگرام وضع کیا اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے نام اپنے مکتوب میں لکھا

"میرے نزدیک اب وقت ہے کہ پوری طرح ریاست سے مقابلہ کیا جائے میں نے اس کے لئے تیاری شروع کر دی ہے..... مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ہم فتح پائیں گے....."

حضور نے لکھا کہ اگر گفتگو کے نتیجہ میں گرفتار شدگان رہا ہو سکتے ہیں تو گفتگو جاری رکھیں ورنہ گفتگو کو بند کر دیں اور واپس آ کر مقابلہ کا پروگرام تیار کرنے میں میری مدد کریں۔

حضور نے سب سے پہلے ایک طبی وفد کشمیر بھجوایا جو کہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب ایم بی بی ایس کی قیادت میں تھا۔ وفد پہلے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر لاتھر سے ملا۔ اس کے بعد مجروحین کا معائنہ کیا اور جہلم کے ہسپتال میں بھی مریضوں کو دیکھا اور حضور کو آ کر رپورٹ دی۔ اس کے بعد حضور نے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو کشمیر میں بھیجا جنہوں نے کشمیر کا تفصیلی دورہ کیا۔ مسلمانانِ کشمیر کی حالت زار کا معائنہ کیا اور میرپور اور پونچھ کے مسلمانوں کی امداد کا بندوبست کیا اور ایجی ٹیشن کا شکار مسلمانوں کے مصائب کو دور کیا۔

وزیراعظم ہری کشن کول کی برطرفی

ولی اللہ شاہ صاحب کی تحقیقات سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ فسادات کے بھڑکنے اور زعماء کشمیر کی گرفتاری کی ذمہ داری وزیر اعظم ہری کشن کول کے سر ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہر ممکن کوشش شروع کر دی کہ اس شخص کو اس کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ آخر کار حضور کی کوششیں اور دعائیں رنگ لائیں اور فروری ۱۹۳۲ء میں ان کی جگہ مسٹر کالون وزیر اعظم مقرر کر دیئے گئے۔

نئے وزیر اعظم کے مقرر ہونے ہی ۲۳ اپریل ۱۹۳۲ء کو حضور نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک وفد ان کے پاس بھجوایا جنہوں نے

اہلِ کشمیر سے خطاب

کشمیری زعماء کی رہائی اور دیگر ظالمانہ اقدامات کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد حضور نے اہلِ کشمیر کو توجہ دلائی کہ:۔

"ہر قوم جو زندہ رہنا چاہتی ہو اس کا فرض ہے کہ اپنے لیڈروں اور کارکنوں سے وفاداری کا معاملہ کرے اور اگر کوئی کارکن قید رہیں اور لوگ تسلی سے بیٹھ جائیں تو یہ امر یقیناً خطرناک قسم کی بیوفائی ہوگا۔ مسلمانانِ جموں و کشمیر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ملک کی خاطر قربانی کرنے والوں کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھنا چاہیئے پس ان کا یہ فرض ہے کہ جب تک مسٹر عبداللہ قاضی گوہر رحمان اور ان کے ساتھی آزاد نہ ہوں وہ چین سے نہ بیٹھیں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کام میں ان کی ہر ممکن امداد کروں گا اور اب بھی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کوشش کر

(باقی صفحہ ۶ پر)

والد محترم غلام علی خان صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم مولوی عزیز محمد صاحب اطہر شاہد مربی سلسلہ مقیم علی پور گھلواں)

میرے والد محترم غلام علی خان صاحب مرحوم اصل بستی احمد پور (گل گھولو) ضلع ڈیرہ غازیخان مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء بوقت ۱۰ بجے صبح تقریباً ۷۱ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

والد صاحب مرحوم اپنی پیدائش ۱۹۰۹ء ماہ جون میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں میں حاصل کی مڈل پاس کرنے کے بعد آپ کافی عرصہ تک زراعت سے منسلک رہے اور اس کے ساتھ ہی آپ نے چھوٹی موٹی تجارت کا کام بھی جاری رکھا۔

۱۹۵۰ء میں آپ گاؤں سے شہر ڈیرہ غازیخان منتقل ہو گئے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ نے عرائض نویسی کا امتحان پاس کر لیا اور تا زیست یہی کام کرتے رہے

آپ نے ۱۹۴۲ء میں احمدیت قبول کی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے مرحوم کو نیک دیندار اور عبادت گذار پایا۔ میں نے دیکھا کہ پنج وقت فرض نماز کے علاوہ آپ باقاعدہ تہجد، اشراق اور ضحیٰ کے نوافل اور صلاۃ التسابیح جو مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی جاتی ہے باقاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ نیز تلاوت قرآن مجید ہر روز فرمایا کرتے تھے۔ اس میں ناغہ کا سوال پیدا نہ ہوتا۔ جماعتی کاموں اور چندوں میں بھی باقاعدگی اختیار کی ہوئی تھی باوجود ضعف اور پیری کے رمضان کے روزے بالکل نہ چھوڑتے تھے۔ دراصل عبادت خداوندی آپ کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی۔ [illegible] ہوئی ایک دعا روزانہ پڑھا کرتے تھے۔

آپ چالیس سال تک عرائض نویسی کے کام میں مشغول رہے مگر کیا مجال جو وہاں بھی تقویٰ کے خلاف کوئی کام کیا ہو بعض سائل آکر اپنا حال بیان کرتے اور عرضی لکھنے کی بات کرتے تو آپ ان کو صاف بتا دیتے کہ دیکھو تمہارا کام نہیں ہو سکتا خواہ مخواہ پیسے خرچ نہ کرو۔ وہی سائل کسی دوسرے سے عرضی لکھوا کر عدالت میں پیش کرتا مگر چند دنوں کے بعد ناکام ہو کر آپ کے پاس معذرت کے لئے پیش ہوتا۔

بہت سے لوگوں نے آپ کے ساتھ معاملات میں ہیرا پھیری اور چالاکی سے کام لیا مگر آپ نے کبھی پرواہ نہ کی اور ہمیشہ متوکل رہے۔ ہم بھائیوں اور بہنوں کی تعلیم کے لئے آپ کو سخت محنت کرنی پڑی مگر آپ نے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق تعلیم دلائی۔ میرے وقف زندگی کرنے پر آپ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا نیز سب اولاد کو فرمایا کہ میری طرف سے سب کو زندگی وقف کرنے کی اجازت ہے حالانکہ اس وقت کے حالات کے مطابق آپ کو ہماری کمائی کی سخت ضرورت تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ مجھے کبھی کسی کا محتاج نہیں کرے گا۔ اور خدا جانتا ہے کہ اپنی وفات تک کسی کے محتاج نہیں ہوئے اور دیکھتے دیکھتے اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔

آپ کو یعنی والد محترم کو تبلیغ احمدیت کا بڑا شوق تھا۔ اور کوئی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اپنے عزیزوں رفیقوں اور اقربا کو تبلیغ جاری رکھتے۔ اگرچہ اس کام کے لئے آپ کو سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد اولاً قادیان کے جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے حاضر ہوتے پھر ربوہ بن جانے کے بعد پھر جلسہ سالانہ پر مع اہل و عیال تشریف لے جاتے تھے اور یہ سلسلہ پچھلے سال تک بھی جاری رہا آپ کی تربیت کا اثر ہے کہ آپ کے خاندان کا کوئی بھی فرد جلسہ سالانہ سے باہر نہ رہتا تھا سب کے سب جلسہ پر ضرور حاضر ہوتے ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کے علاوہ مجلس مشاورت اور اجتماع انصار اللہ پر اپنے خرچ پر ہر سال تشریف لے جاتے تھے۔ آپ احمدیت کے فدائی تھے اور خلافت کے ساتھ آپ کو ایک قسم کا عشق تھا۔

مختصراً آپ واقعی نیک فطرت نیک سیرت، مخلص اور فدائی احمدی تھے نہایت سادہ منش بزرگ تھے بہادر تھے۔ دعا گو تھے، عابد تھے زاہد تھے۔ صاحب رویا و کشوف تھے مستجاب الدعوات تھے۔ بے شر تھے اور بے نفس انسان تھے۔ معاف کرنا آپ کی فطرت میں تھا حق گو تھے اور جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ عیب چینی اور گلہ گوئی سے کوسوں دور تھے۔ اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے، متقی اور پرہیزگار تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

آپ کی وصیت کی تکمیل نہ ہو سکی تھی اس لئے احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازیخان میں دفن کئے گئے ہیں۔

سالانہ مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

عنوان :- غزوہ احزاب

حجم :- دس ہزار الفاظ

نقد انعامات :-

اوّل انعام ۷۰۰/- روپے

دوم انعام ۵۰۰/- "

سوم انعام ۳۰۰/- "

آخری تاریخ وصولی ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء ہے

(مہتمم تعلیم)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

رہا ہوں مشکلات ہیں
لیکن مسلمانوں کو مشکلات
سے نہیں ڈرنا چاہیئے"

خدائی بات پوری ہوئی

اور آج سے ٹھیک ۴۷ سال پہلے آج ہی کے دن ۵ جون ۱۹۳۳ء کو خدا کی یہ بات پوری ہوئی کہ

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور کشمیر کے ۳۵ نامور زعماء قید سے رہا ہو گئے۔ اس سے پہلے حضور ایدہ اللہ کی کوششوں و رمی کو بعض دیگر زعماء بھی رہا ہو گئے تھے۔

شیر کشمیر شیخ عبد اللہ نے جو کہ آج کل مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ ہیں رہا ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکریہ کا خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر کیا۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کروں اس بے لوث اور بے غرضانہ کوشش اور جدوجہد کے لئے جو آپ نے کشمیر کے درماندہ مسلمانوں کے لئے کی پھر آپ نے جس استقلال اور محنت کے ساتھ مسئلہ کشمیر کو لیا۔ اور میری خبر موجودگی میں جس قابلیت کے ساتھ ہمارے ملک کے سیاسی احساس کو قائم اور زندہ رکھا۔ مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ .....

آئندہ بھی اسے زیادہ کوشش اور توجہ سے جاری رکھیں گے اور اس وقت تک اپنی مفید کوششوں کو بند نہ کریں گے جب تک کہ ہمارے تمام مطالبات صحیح معنوں میں ہمیں حاصل نہ ہو جائیں۔"

(مرتب :- یوسف سہیل شوق - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲۱

حصولِ ٹارگٹ کے لئے مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھیالیسویں سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔

اس ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت بلکہ ہر فرد کی طرف سے حیثیت کے مطابق وعدہ پیش حضور کرنا ازبس ضروری ہے۔ معاونین خصوص کی تعداد میں معقول اضافہ رونما کرنا بھی انشاء اللہ گوہر مقصود حاصل کرنے میں بہت مفید اور ممد ثابت ہوگا۔ اس لئے بغرض دعا و فروغ جذبہ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوص کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ (ایک ہزار روپیہ سے کم اور پانچ صد روپیہ تک کے مجاہدین صفِ دوم کے معاونین شمار ہوتے ہیں)

مکرم	مرزا شریف احمد صاحب رفیق	ووڈ برڈ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۷۱۰۰/=	روپے
"	چوہدری نبی احمد صاحب	ماڈرن موٹرز محمد علی سوسائٹی کراچی	۲۶۰۰/=	"
"	ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب	گلشن کالونی "	۱۶۰۰/=	"
"	شیخ رحمت اللہ صاحب	محمد علی سوسائٹی "	۲۶۰۰/=	"
"	چوہدری جاوید احمد صاحب	" " "	۱۶۰۰/=	"
مکرمہ	مسعودہ نبی احمد صاحب	" " "	۱۵۰۰/=	"
مکرم	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	" " "	۱۴۰۰/=	
"	سید منیر احمد صاحب	" " "	۱۴۰۰/=	"
"	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	" " "	۱۴۰۰/=	"
"	نعیم احمد خان صاحب	" " "	۱۳۶۰/=	"
"	کیپٹن نواب محمد احمد خان صاحب	" " "	۱۳۲۰/=	"
"	شیخ محمود احمد صاحب	گلشن کالونی "	۱۳۰۰/=	"
"	چوہدری فیاض احمد صاحب	محمد علی سوسائٹی "	۱۳۰۰/=	"
"	مرزا مجیب احمد صاحب (از خاندان حضرت مسیح موعودؑ)	" "	۱۲۹۰/=	"
"	عزیزہ حسین صاحب	" " "	۱۲۰۰/=	"
"	چوہدری محمد عبد الماجد صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی "	۱۱۵۰/=	"
"	حفیظ احمد صاحب بٹ	گلشن کالونی "	۱۰۲۱/=	"
"	محمد واحد صاحب کھوکھر	" " "	۱۰۱۰/=	"
"	چوہدری بی ایل رحمان صاحب	" " "	۱۰۰۸/=	"
"	خورشید احمد صاحب ذکی	محمد علی سوسائٹی "	۱۰۰۰/=	"
"	محمد سعید اللہ صاحب	" " "	۱۰۰۰/=	"
"	سید ظفر اقبال صاحب	" " "	۱۰۰۰/=	"
"	سلطان احمد صاحب طاہر	ہاؤسنگ " "	۱۰۰۰/=	"
"	شیخ جاوید اقبال صاحب	ڈیفنس " "	۱۰۰۰/=	"
"	صوفی خلیل الرحمان صاحب	محمد علی " "	۱۰۰۰/=	"
"	کرنل ایم۔ اے سعید صاحب	" " "	۱۰۰۰/=	"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میری اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ چند قدم چلنے کے ساتھ ہی سانس پھول جاتا ہے جس سے سینہ اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر بہت کمزور ہیں۔

(محمد حیات چوہدری ... روڈ لاہور)

(۲) مجھے مکان کے سلسلہ میں بہت مشکلات درپیش ہیں۔

(محمد ظہیر الدین احمد بی اے ایس بک سٹال لاہور)

احباب جماعت ہر دو کیلئے دعا فرمائیں۔

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا سالانہ اجتماع ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۸۰ء کو بمقام مسجد احمدیہ نور ہاؤس روڈ پشاور منعقد ہوا اس اجلاس میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تشریف لائے۔ راولپنڈی سے محترم امیر صاحب راولپنڈی اور مکرم سعید صاحب تشریف لائے۔ ضلع پشاور کی جملہ مجالس کے علاوہ اضلاع ہزارہ کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اضلاع کی مجالس کے نمائندے اجتماع میں شامل ہوئے تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور عہد دہرانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر نہایت دلنشین پیرایہ میں بیان کی آپ کی یہ تقریر ساڑھے چھ بجے شام تک رہی۔

آپ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "جماعت احمدیہ کے ساتھ تائیدات الٰہیہ" کے موضوع پر ۴۵ منٹ تقریر فرمائی تقریر نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات تھی۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے بیرون پاکستان تبلیغ سے متعلق سلائیڈز دکھائیں آپ پُر اثر انداز میں ساتھ ساتھ تبصرہ بھی فرماتے رہے۔ اجلاس آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوا جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں ماحضر پیش کیا گیا۔

دوسرے دن نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید مربی کوہاٹ نے قرآن کریم کا درس دیا مکرم مولوی ہادی علی صاحب مربی مقیم پشاور نے درس حدیث دیا اور آخر میں مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا جس کے بعد دوستوں کو آٹھ بجے تک سیر و تفریح کی اجازت دی گئی۔

چوتھا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں ۸ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور "ہماری جماعت کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اطاعت کے ساتھ وابستہ ہے" کے عنوان پر ۴۵ منٹ تک تقریر فرمائی۔ ۹/۳۰ سے ۱۱/۳۰ تک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم مولانا چراغ دین صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ان سوالات کے جوابات دیئے جو دوستوں کی طرف سے لکھ کر پیش کئے گئے۔ ۱۱ سے ۱۲/۳۰ بجے تک زعماء مجالس انصار اللہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مجالس کی کارگذاری کا جائزہ لیا گیا اور محترم صدر صاحب نے مناسب ہدایات فرمائیں۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی اور خاکسار نے حاضرین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد احباب کی خدمت میں (جن کی تعداد تین صد کے قریب تھی) کھانا پیش کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا کرے اور ہمیں اس میں کی گئی تقاریر اور نصائح پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔ (عبد السلام ناظم مجالس انصار اللہ ضلع پشاور)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کیلئے

ضروری اعلان

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ ۳۰ اگست بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس کے بعد وصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف ان امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلا لیا جائے گا۔ جن کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔ اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہوگی۔ اس لئے درخواست دہندگان کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۵۵۰۰/۱۰۶-۱۵۳ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین و محرومین (نظارت ضیافت ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی تنویر احمد اور ان کی اہلیہ مسرت تنویر کو ۲۱ مئی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم حاجی انور علی قریشی کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک خادم احمدیت بنائے۔ توقیر احمد سول لائن شیخوپورہ

ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

— مکرم چوہدری حمید اللہ خان صاحب ناظر ضیافت ربوہ —

مکرم محترم ملک مظفر احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آف گنج مغل پورہ تین چار دن کی بیماری کے بعد جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب (۲۹ مئی) نماز تہجد کی تیاری کرتے ہوئے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۸ سال تھی۔ مقامی جماعت میں عرصہ دراز سے صدر مومیان کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کر رہے تھے۔

اپنی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد تقریباً ۱۱ ماہ کے بعد اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ تبلیغ کے شوقین مہمان نواز۔ انتہائی عبادت گزار۔ نماز تہجد کے پابند۔ تلاوت قرآن کریم کے عاشق تھے۔ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے۔ وفات سے ایک دن قبل بھی باوجود کمزوری کے مسجد میں باجماعت نماز ادا کی۔ آپ کی نماز جنازہ پہلے مغل پورہ میں ادا کی گئی جس میں کثرت سے لاہور کے احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں ان کے بڑے بیٹے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ لاہور دیگر عزیزان کے ہمراہ جنازہ لے کر ربوہ آئے۔ محترم امیر صاحب مقامی کی اجازت سے نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور سات بیٹے چھوڑے ہیں جو کہ سب کے سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا مکرم ملک پرویز احمد صاحب بوقت وفات جرمنی میں تھا۔ مکرم ملک صاحب موصی تھے لہٰذا ۷½ بجے شام ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی ظفر محمد صاحب آف احمد نگر نے دعا کرائی۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کراچی کے لئے ایک معلم کی ضرورت

کراچی میں جماعت احمدیہ کے افراد کو قرآن پاک ناظرہ پڑھانے اور ترجمہ سکھانے کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار اور اچھی صحت رکھنے والے انصار بزرگ اپنی درخواست محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی سفارش کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

پتہ۔ مکرم عبدالشکور صاحب اسلم ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳

تنخواہ بالمقطع ۴۰۰ روپے ماہوار دی جائیگی۔ کراچی

عبدالرشید ساری سیکرٹری مرکزی تعلیم القرآن کمیٹی جماعت احمدیہ

موسم گرما کی کیورز

EPISTAXIS CURE نکسیر کیور
EYES CURE سوزش چشم کیور
JAUNDICE CURE یرقان کیور
PILES CURE بواسیر کیور
SKIN CURE جلدی امراض کی کیور
SPERMATORRHEA CURE سپرمیٹوریا کیور

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
— پاکستان —
لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۴۰۷

ضروری اعلان! احباب متوجہ ہوں

مورخہ ۷ جون تا ۹ جون بروز ہفتہ اتوار اور سوموار کو مکرم حکیم انوار احمد جان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے قائم ہونے والے واحد ادارہ "دواخانہ حکیم نظام جان" کے نگران اور حضرت حکیم نظام جان کے صاحبزادہ ہیں۔ اپنے مریضوں کی سہولت کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ حسب سابق ۷½ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود میں ضرورت مند مریضوں اور خواہشمندوں کو مشورہ دیں گے۔ گوجرانوالہ جانے کی کوفت اور خرچ بچائیں۔

پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود
فون نمبر ۴۰۶ سے معلومات حاصل کریں

افغان کمپنی
فیکٹری ایریا ربوہ
ہمارا نصب العین
کم منافع اور اچھا کام
آزمائش شرط ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah